ہندوستان میں عربی سیرت نگاری
ایک جائزہ

ڈاکٹر محمد صلاح الدین عمری

سیرت نبویؐ وہ جامع موضوع ہے جس پر مؤلفین و مصنفین نے ہر زمانے اور ہر زبان میں ایک مقدس دینی فریضہ سمجھ کر اپنی کوششیں قلم بند کی ہیں۔ اس موضوع کی عظمت و وسعت کے حامل متعدد پہلوؤں میں ہر پہلو قرآن و سنت کی تفسیر و تشریح اور احکام اسلام کی توضیح ہے۔ قرآن کی دعوت نے جہاں جہاں دستک دی شخصیتِ نبیؐ کے حوالہ سے دی۔ قرآن جس عظیم ہستی پر نازل ہوا اور جس جلیل القدر ہستی کے ذریعہ سے قرآنی دعوت کے خط و خال اجاگر ہوئے اس محترم ہستی کی جلوت و خلوت کی تفصیلات، اس عظیم ہستی سے متعلق ہر واقعہ، ہر خبر اور ہر عمل کی روپ ریکھا، اس کی عادات و اطوار، اس کی عبادات و معاملات، اس کی شخصی و اجتماعی خصوصیات، الغرض اس کے لیل و نہار کی پوری تصویر سیرت نبویؐ کی تدوین و تالیف سے ہی واضح ہوئی۔ یہی سبب ہے کہ علوم قرآنیہ کے ارتقاء اور حدیث کی جمع و تدوین کے ساتھ ساتھ اس علم کے ارتقاء کی راہیں بھی ہموار ہوئیں۔

گو کہ دنیا کے ہر حصہ اور ہر علمی زبان میں سیرت نبویؐ کے موضوع پر بیش بہا تخلیقات وجود میں آئیں لیکن چونکہ علوم اسلامیہ کا ذخیرہ اصلاً قرآن کی زبان (عربی) میں ارتقاء پذیر ہوا لہٰذا اس زبان میں اوّلین دور میں جو کام ہوا اس کی حیثیت مصدر اصلی کی ہے، ان اوّلین نقوش کی اساس پر اسی زبان میں جو دیگر نقوش ابھرے وہ اپنی علمیت و جامعیت کے اعتبار سے۔ دوسری زبانوں میں چند مستثنیات کو چھوڑ کر۔ عمومی طور پر ترجیحی درجہ میں رکھے جانے چاہئیں۔

ہمارے اس مختصر مقالہ کا موضوع "ہندوستان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و

شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر ان تالیفی وتصنیفی کاوشوں کا جائزہ ہے جو قرآن کی زبان میں کی گئیں۔

ہندوستان میں اسلام کی آمد کے بعد سے ہی علوم اسلامیہ کے مختلف گوشوں کے ارتقاء کے زمرہ میں سیرت نبویؐ کے ارتقا کو بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اوّلین ہندوستانی سیرت نگار دوسری صدی ہجری کے ہندوستانی محدث ابومعشر نجیح بن عبدالرحمٰن سندھی (م۔ ۱۷۰ھ) کو قرار دیا جاتا ہے جنہوں نے حضرت نافعؓ اور چند تابعین سے حدیث کی سماعت کی تھی۔ مغازی نبوی پر عربی زبان میں ان کی ایک کتاب کا ذکر کتب تذکرہ میں ملتا ہے[۱]۔

اس کے بعد کی کئی صدیوں تک اگرچہ عربی میں سیرت نبوی پر کسی ہندوستانی مولف کی کسی تحریر کا سراغ نہیں ملتا لیکن ہماری ناقص معلومات سے یہ قطعی ثابت نہیں ہوتا کہ ہندوستان کے علماء نے اس موضوع سے عدم دلچسپی کا اظہار کیا ہو، ترویج واشاعت اسلام کے پہلو بپہلو یقیناً اس موضوع پر کسی نہ کسی حد تک کام ہوا ہوگا لیکن ہم تاریخی شواہد سے اس کا کوئی ثبوت پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

آٹھویں و نویں صدی ہجری میں علماء وشعراء کے مدحیہ ونعتیہ قصائد کا تذکرہ اگرچہ ملتا ہے لیکن ان کی تعداد بھی خاصی کم ہے۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں مسلم حکمرانوں کے زمانہ میں چونکہ فارسی زبان کو سرکاری زبان کا درجہ حاصل تھا لہٰذا فارسی ہی تہذیب وتمدن کی اساس اور تعلیم وتعلم کا ذریعہ رہی، اور ایک طویل عرصہ تک علوم اسلامیہ، علوم مشرقیہ اور ادبیات وتاریخ کو عربی سے زیادہ فارسی زبان میں پیش کرنے کا سلسلہ قائم رہا، تاہم اس دور میں جن شعراء نے عربی میں نعتیہ ومدحیہ قصائد کہے ہیں وہ عربی زبان میں، اپنی فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے، سیرتی ادب کا ایک بیش بہا ذخیرہ ہیں، شیخ رکن الدین کاشانی کی شمائل الاتقیاء کے تیسرے باب میں نعوت النبی[۲]، قاضی عبدالمقتدر بن قاضی رکن الدین الکندی دہلوی (م۔ ۷۹۱ھ) کا مدحیہ قصیدہ[۳]، مولانا شیخ احمد بن محمد تھانیسری (م۔ ۸۲۰ھ) کا

۱۔ ڈاکٹر احمد امین، ضحی الاسلام ۱/۲۳۳، ط (۱۰) بیروت۔ سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۱/۴۶، حیدرآباد ۱۹۴۷ء۔

۲۔ سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۲/۴۴

۳۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۲/۷۰ تا ۷۶۔ سید صاحب نے اس مدحیہ قصیدہ کے ۴۹ اشعار نقل کیے ہیں۔ رحمٰن علی خاں: تذکرہ علماء ہند، ص ۳۲۴۔

قصیدۂ دالیہ[1] قاضی احمد بن عمر (م۔ ۸۴۹ھ) کی شرح قصیدۂ بردہ اور شرح قصیدہ بانت سعاد[2]، شیخ محمد بن یوسف دہلوی (م۔ ۸۲۵ھ) کا سیرت نبیؐ پر ایک مختصر رسالہ[3] جیسی بقامت کہتر بقیمت بہتر کوششوں کو بارگاہ رسالتمآب میں دیار عجم کا والہانہ نذرانۂ عقیدت قرار دیا جانا چاہیے۔

دسویں صدی ہجری میں سیرت نبوی پر ہونے والی کاوشوں میں نسبتاً زیادہ تنوع نظر آتا ہے۔ اس دور کی نگارشات سیرت میں قاضی جمال الدین احمد معروف بہ بحرق الحضرمی گجراتی (م۔ ۹۲۹ھ) کی "تبصرۃ الحضرۃ الشاہیۃ بسیرۃ الحضرۃ النبویۃ الاحمدیۃ" اہم کتب سیرت میں شمار ہوتی ہے۔ اس کے مصنف حضرموت (جنوبی عرب) کے باشندہ تھے، عالم بھی تھے اور شاعر بھی ہندوستان آنے کے بعد سلطان مظفر فرماں روائے گجرات کے دربار سے منسلک ہو گئے۔ اور اسی بادشاہ کے لیے انھوں نے مذکورہ سیرت رسولؐ تالیف کی تھی[4]۔ اس دور کی دیگر کتب سیرت میں شیخ زین الدین علی ملیباری (م۔ ۹۲۸ھ) کی "قصص الانبیاء" اور سیرت پر ایک مکمل کتاب[5]۔ شیخ عبدالوہاب بخاری (م۔ ۹۳۲ھ) کا شمائل نبیؐ میں شمائل ترمذی پر ایک رسالہ اور مدح نبیؐ میں قصائد[6]، گجرات کے ایک عرب نژاد عالم شیخ ابن عبداللہ حضرمی (م۔ ۹۹۰ھ) کا معراج نبوی پر ایک رسالہ اور "العقد النبوی والسر المصطفوی"، شیخ مصلح الدین لاری (م۔ ۹۶۰ھ) کی شمائل ترمذی پر ایک مبسوط عربی شرح[7]۔ قاضی شہاب الدین بن شمس الدین بن عمر الہندی دولت آبادی (م۔ ۹۸۲ھ) کی شرح قصیدۂ بانت سعاد جو "مصدق الفضل" کے نام سے مشہور ہوئی[8]۔ عبدالاول بن العلاء الحسینی الزیدپوری جونپوری (م۔ ۹۶۸ھ) کی "مختصر السیر ملخص

---

[1] عبدالحق دہلوی: اخبار الاخیار، ص/۲۶۰۔ صاحب اخبار الاخیار، ص/۲۶۰ (اردو ترجمہ اقبال الدین، کراچی ۱۹۶۲ء) صاحب اخبار نے احمد تھانیسری کے قصیدۂ دالیہ کے ۲۰، اشعار نقل کیے ہیں جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ سید عبدالحیٔ نے بھی نزہۃ الخواطر میں ۱۳ اشعار نقل کیے ہیں۔ (نزہۃ ۴/۸ تا ۱۳) رحمٰن علی خاں: مصدر مذکور ص ۱۰۳

[2] سید عبدالحیٔ: نزہۃ ۳/۲۰ [3] سید عبدالحیٔ: نزہۃ: ۳/۱۵۴

[4] ڈاکٹر زبیر احمد: عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ (اردو ترجمہ)/۳۸۹، لاہور ۱۹۷۳ء

[5] سید عبدالحیٔ: نزہۃ: ۴/۱۱۹ [6] رحمٰن علی خاں: مصدر مذکور و سید عبدالحیٔ: نزہۃ ۴/۲۲۴

[7] سید عبدالحیٔ: نزہۃ ۴/۱۲۷-۱۲۸ [8] مصدر سابق ۴/۳۵۵ [9] قاضی شہاب الدین، دولت آباد میں پیدا ہوئے اور جونپور میں انتقال ہوا۔ ملک العلماء کے لقب سے مشہور تھے۔ قاضی عبدالمقتدر بن قاضی رکن الدین =

من سفر السعادة"[۵۱]، علی متقی (م۔ ۹۷۵ھ) کا رسالہ "فی شمائل النبی"[۵۲]، عبد اللہ سلطان پوری (م۔ ۹۹۵ھ) کی "شرح شمائل النبی"[۵۳]۔ اور شیخ عبد العزیز دہلوی (م۔ ۹۷۵ھ) کی شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی (م۔ ۹۹۸ھ) کی "الحقیقة المحمدیة" کی شرح[۵۴]۔ اور اسی دور کے مشہور عالم ملا عبد النبی صدر الصدور گنگوہی (م۔ ۹۹۱ھ) کی "سنن الہدی فی متابعة المصطفیٰ" اور "وظائف النبی صلی اللہ علیہ وسلم" قابل ذکر ہیں[۵۵]۔

گیارہویں صدی ہجری میں پیش کیے جانے والے سیرتی مواد میں کیفیت اور کمیت دونوں اعتبار سے واضح ارتقا نظر آتا ہے۔ چنانچہ شیخ یعقوب بن حسن کشمیری (م۔ ۱۰۰۳ھ) کی مغازی النبوة کے نام سے مغازی نبوی پر ایک کتاب[۵۶]، شیخ منور بن عبد الحمید (م۔ ۱۰۱۱ھ) لاہوری کی شرح قصیدہ بردہ[۵۷]، شیخ طاہر بن یوسف سندھی (م۔ ۱۰۰۴ھ) کا قسطلانی (م۹۲۳ھ) کی المواہب اللدنیة کا ایک انتخاب[۵۸]، شیخ محمد بن فضل اللہ برہانپوری (م۔ ۱۰۲۹ھ) کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر "الہدیة المرسلة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم"، "الوسیلة الی شفاعة النبی صلی اللہ علیہ وسلم"

= الشریجی الکندی کے شاگرد تھے۔ ان کی یہ شرح ۲۴۲ صفحات پر مشتمل ۱۳۲۲ھ میں حیدرآباد سے شائع ہوئی تھی۔ آخر کتاب میں مصنف کی حیات بھی درج ہے، دیکھئے یوسف الیان سرکیس "معجم المطبوعات العربیة والمعربة" ۱۹۰/، قاہرہ ۱۹۲۸۔

۵۱ سید عبد الحئی: نزہتہ ۱۶۷/۴۔ ۱۶۸ وتذکرہ علماء ہند (اردو) ۲۷۱/ ومقالات سلیمانی ۱۳/۴ نیز عبد الجبار الفریوائی جہود مخلصة فی خدمة السنة المطہرة ۴/۷، بنارس ۱۹۸۶ء

۵۲ ملاحظہ ہو، سید محمد خالد علی: مساہمة الہند باللغة العربیة فی الادب الحدیث النبوی ۱۷/۵۔ (مقالہ ڈاکٹریٹ شعبہ عربی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی ۱۹۹۲۔ رسالہ "فی شمائل النبی" کا قلمی نسخہ سبحان اللہ کلکشن، مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ میں محفوظ ہے۔

۵۳ مصدر سابق ۲۲۰/۲ ۵۴ سید عبد الحئی: نزہتہ ۱۸۴/۳

۵۵ سیرت النبی کے موضوع پر سنن الہدیٰ ایک اہم علمی کاوش ہے (اوراق ۱۴۱) ۳۔ اس کے قلمی نسخے مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ، رضا لائبریری، رام پور، خدا بخش لائبریری پٹنہ اور کتب خانہ ندوة العلماء لکھنؤ میں محفوظ ہیں۔ دیکھئے نزہتہ ۲۱۹/۴۔ ۲۲۲، خیر الدین الزرکلی: الاعلام ۱۷۱/۴، بیروت ۱۹۹۰ء، محمد خالد علی نے مساہمة میں اس کے (۸۲۵) صفحات لکھے ہیں۔ (مساہمة ۱۷۳/۳)۔

۵۶ رحمٰن علی خان: مصدر مذکور ۲۵۲/۔ سید عبد الحئی: نزہتہ الخواطر ۴۳۹/۵ ۵۷ سید عبد الحئی: نزہتہ ۴۱۲/۵

۵۸ مصدر سابق ۱۸۶/۵

الشفا للعیاض اور شمائل کی تلخیص اور رسالہ فی المعراج[1]۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م - ۱۰۵۲ھ) کی "مطلع الانوار العربیۃ فی الحلیۃ الجلیلۃ النبویۃ"[2] مولانا عبدالنبی سندیلوی اکبرابادی (م) کا معراج کے موضوع پر ایک رسالہ[3]۔ محی الدین عبدالقادر بن شیخ الحضرمی گجراتی (م - ۱۰۳۸ھ) کی سیرت پر چار اہم نگارشات یعنی "الحدائق الخضرۃ فی سیرۃ النبی واصحابہ العشرۃ" جس میں سیرت نبوی کے علاوہ عشرۂ مبشرہ کی سیرت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسی تصنیف کے انداز پر ان کی دوسری تصنیف "اتحاف الحضرۃ العزیزۃ بعیون السیرۃ الوجیزۃ" بھی ہے۔ مولد نبی کے موضوع پر ان کی تصنیف "المنتخب المصطفیٰ فی اخبار مولد المصطفیٰ" اور معراج نبوی کے موضوع پر "المنہاج الی معرفۃ المعراج" لائق فکر ہیں۔ شیخ محی الدین کا شمار اس دور کی اہم شخصیات میں ہوتا ہے اور ان کی مذکورہ کتب کا شمار قابل قدر تحقیقی کتب میں ہوتا ہے ڈاکٹر زبیر احمد نے ان کی الحدائق کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انداز بیان سادہ اور واضح ہے، غیر تاریخی چیزیں جو صوفیا کے یہاں پائی جاتی ہیں اس میں موجود نہیں[4]۔

اس دور کی دیگر اہم کاوشوں میں شیخ صلاح الدین بن شیخ سلیمان (م - ۱۰۹۸ھ) کی منظوم و منثور کاوشوں پر مشتمل "مولد فی مدح الرسول"[5] اور شیخ اوحدالدین بن مرزا جان برکی جالندھری (م - ۱۰۹۱ھ) کی سیرت پر ایک جامع اور عمدہ کتاب "نظم الدرر والمرجان فی تلخیص سیر سید الانس والجان" ہے، جس کو احادیث کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے[6]۔

---

[1] نزہۃ ۳۵۲/۵

[2] رحمان علی خاں: مصدر مذکور/ ۲۷۶ - ۲۷۷۔ سید عبدالحیٔ: نزہۃ ۲۰۲/۵

[3] عبدالحیٔ: نزہۃ ۲۶۱/۵ [4] "الاتحاف" اور "المنتخب" برلن میں بالترتیب (۹۶۶۰) اور (۹۶۳۵) نمبر کے تحت موجود ہیں، ملاحظہ ہو، ڈاکٹر زبید احمد: مصدر مذکور/ ۸۶ اور ۳۹۱ نیز سید عبدالحیٔ: الثقافۃ الاسلامیۃ فی الہند/ ۹۰

[5] محمد یوسف کوکن: عربک اینڈ پرشین ان کرناٹک (انگریزی)/ ۵۵، مدراس ۱۹۷۴ء

[6] اس کے قلمی نسخے علی گڑھ، ٹونک اور ایک کرم خوردہ و بوسیدہ نسخہ کتب خانہ فاروقی گوپامئو میں نیز حیدرآباد اور خدابخش میں بھی موجود ہیں، اس کا ایک اردو ترجمہ نثر الجواہر کے نام سے سید علیم اللہ حسینی جالندھری بن عتیق اللہ (م - ۱۲۰۲ھ) نے کیا تھا۔ (ثقافۃ/ ۹۰) نزہۃ ۳۳۷/۷ - ۳۳۸) اس کا دوسرا اردو ترجمہ مولانا محمد یار حسین عمری گوپاموی (م - ۱۳۶۰ھ) نے "وشاح الریحان" کے نام سے کیا تھا۔ مولانا اس کتاب کی قدر و قیمت بیان کرتے ہوئے =

اب آئیے ہم بارہویں صدی ہجری میں علمار ہند کی سیرتی تصانیف پر ایک نظر ڈالیں۔ اس دور میں تالیف کی جانے والی کتبِ سیرت اور متعلقاتِ سیرت میں حکیم محمد اکبر دہلوی (م۔ بعد ۱۱۲۹ھ) کی "تلخیص الطب النبوی"[1] محمد حسین بیجاپوری (م۔ ۱۱۰۸ھ) کی "تجیب الطیب والنساء الی سید الانبیاء"[2] قاضی نظام الدین احمد صغیر بن محمد عبداللہ نائطی بیجاپوری (م۔ ۱۱۸۹ھ) کی "انباء الاذکیاء بتجیب الطیب والنساء الی سید الانبیاء (صفحات ۴۶) جو والاجاہ اول کے بھائی محمد محفوظ خاں کی فرمائش پر تحریر کیا گیا تھا۔[3] مولانا عبدالنبی ہندی (م۔) کی "تلخیص شمائل ترمذی"[4] مولانا محمد شاکر لکھنوی (م۔ ۱۱۴۳ھ) کی شرح قصیدۂ بردہ[5]، مولانا سعداللہ سلونی ابن عبدالشکور (م۔ ۱۱۳۸ھ) کی "تحفۃ الرسول"[6] شیخ حبیب اللہ قنوجی (م۔ ۱۱۴۰ھ) کی روضۃ النبی فی الشمائل"[7] محمد ہاشم بن عبدالغفور سندھی (م۔ ۱۱۷۴ھ) کی "بذل القوۃ فی سنی النبوۃ" کے نام سے مکمل سیرت نبوی[8]۔ شیخ شہاب الدین بن سلیمان

ـــ عرضِ مترجم میں لکھتے ہیں کہ "ایک متبع سنت کے لیے یہ کتاب اکسیر اعظم ہے۔ اس کی عمدگی کے مقابلہ میں جہاں تک اس کی تعریف کی جائے کم ہے۔" وہ مزید لکھتے ہیں... کتاب فی الواقع اپنی نوعیت یعنی جامعیت اور اختصار میں اپنے آپ عدیم النظیر ہے۔ ترجمہ کے ساتھ مولانا نے اکثر مقامات پر تشریحی اور وضاحتی نوٹ بھی حوالوں کے ساتھ تحریر کیے ہیں نیز کہیں کہیں نواب نصیر الاسلام گوپاموی کے فارسی نعتیہ اشعار و غزلیات بھی شامل کی ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیں، شوکت علی خاں کا مضمون "ٹونک کے کتب خانے اور ان کے نوادر" معارف (اعظم گڑھ) ستمبر ۱۹۶۵ء، وشاح الریحان ترجمہ نظم الدرر والمرجان از مولانا محمد یاور حسین گوپاموی، محمد خالد علی: صدر مذکور ۳/ ۲۰- ۳۱۹

[1] سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۶/ ۲۸۲ [2] مصدر سابق: ۶/ ۲۹۸ [3] یوسف کوکن: مصدر مذکور/ ۹۰

[4] سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۶/ ۱۷۲، عبدالنبی نے اپنے بیٹوں عبدالرؤف اور عبدالحمید کے لیے لکھی تھی۔ (سن تصنیف ۱۱۱۸ھ) اس میں ملّا عصام وغیرہ سے اخذ کرکے نادر حواشی بھی درج کیے گئے ہیں۔

[5] سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۶/ ۳۱۵: یہ شرح محمد شاکر نے شاہ عالم بن عالمگیر کے حکم سے لکھی تھی۔

[6] رحمان علی خاں: مصدر مذکور/ ۲۱۳ نیز نزہۃ ۶/ ۹۷ [7] مصدر سابق ۱۵۷ نیز نزہۃ ۶/ ۶۲ اس کا قلمی نسخہ آصفیہ میں موجود ہے۔

[8] اس کتاب کو مصنف نے ۱۱۳۹ھ میں تصنیف کیا تھا اس کا ایک قلمی نسخہ مکتوب ۱۱۹۹ھ (ص ۲۸۲) نوشتہ رحیم بخش، رضا لائبریری، رام پور میں، اور دوسرا نسخہ نوشتہ محمد فضل علی مکتوب ۱۲۷۴م (اوراق ۴۶) کتب خانہ دارالعلوم دیوبند میں موجود ہے، امیر احمد عباسی کی تحقیق کے بعد حیدرآباد سندھ سے ۱۹۶۶ء میں شائع ہوئی۔

(م - ۱۱۲۱ھ) کے "مولد الرسول" کے نام سے ۹۵ مدحیہ اشعار،[1] نواب محمد محفوظ خاں فاروقی گوپاموی (م - ۱۱۹۲ھ) کی "قرۃ العین فی فضائل رسول الثقلین"،[2] شاہ ولی اللہ دہلوی (م - ۱۱۷۶ھ) کے مدحیہ قصائد کا مجموعہ "اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم"۔[3] مولانا غلام علی آزاد بلگرامی (م - ۱۲۰۰ھ) کے مدحیہ قصائد جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے شاندار اظہار عقیدت اور زبان و بیان کی ندرتوں کے سبب اہل علم میں حسان الہند کے لقب سے مشہور رہیں۔[4] شیخ صداقت اللہ بن شیخ سلیمان (م - ۱۱۱۵ھ) کی "تخمیس و تذییل علی القصیدۃ الوتریۃ"، "تخمیس البردۃ لکعب بن زہیر" اور "تخمیس البردۃ للبوصیری"[5] وجیہ الحق پھلواروی (م - ۱۱۵۰ھ) کی "شرح شمائل النبی للترمذی"[6]۔ ابوالحسن بن محمد صادق سندھی الصغیر (م - ۱۱۸۷ھ) کی "مختار الاطوار فی اطوار المختار"[7] قابل ذکر ہیں۔

تیرہویں صدی ہجری میں سیرتِ نبوی کے مختلف گوشوں پر تحقیق کی جانے والی کتابوں رسالوں اور شعری کاوشوں کی ایک طویل فہرست ہے جس سے اس موضوع کے ارتقاء کی رفتار کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس دور کی عربی نگارشات میں شیخ اسلم بن یحیی کشمیری (م - ۱۲۱۲ھ) کی تعلیقات قصیدہ بردہ[8]، مولانا جان محمد لاہوری (م - ۱۲۶۸ھ) کی شرح قصیدہ بردہ[9]، شیخ الہٰی بخش کاندھلوی (م - ۱۲۴۵ھ) کا رسالہ "شیم الحبیب"[10] مولانا امین اللہ عظیم آبادی (م - ۱۲۲۳ھ) کا مدح نبی میں "القصیدۃ العظمیٰ"۔[11] شاہ عبدالعزیز دہلوی (م - ۱۲۳۹ھ) کے مدحیہ قصائد اور رسالہ مختصر فی المعراج[12] اور "عزیز الاقتباس فی فضائل اخیار الناس"[13]، احمد مجتبیٰ خوش دل بن مولوی مصطفیٰ علی خاں فاروقی گوپاموی (م - ۱۲۳۴ھ) کے نعتیہ قصائد۔[14] مولانا عبداللہ بن عبدالقادر

---

[1] یوسف کوکن: مصدر مذکور / ۵۴ [2] مصدر سابق / ۹۰ نزہۃ ۶/ ۳۴۸

[3] سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۶/ ۴۱۰ [4] مصدر سابق ۶/ ۲۰۴

[5] یوسف کوکن: مصدر مذکور / ۵۷ [6] محمد خالد علی: مصدر مذکور ۲/ ۲۲۴ تا ۲۲۶ (اس کا قلمی نسخہ (صفحات ۱۱۸)

[7] مصدر سابق: ۳/ ۳۲۲ (اس کا قلمی نسخہ مکتبہ اوقاف پھلواری شریف میں موجود ہے۔

[8] سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۷/ ۵۵ [9] مصدر سابق ۷/ ۱۱۶ [10] محمد خالد علی: مصدر مذکور ۳/ ۳۲۳

[11] سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۷/ ۸۵ [12] سید عبدالحیٔ ثقافۃ / ۹۰ [13] محمد خالد علی: مصدر مذکور ۳/ ۳۶۲ اس کا قلمی نسخہ آصفیہ حیدرآباد میں ہے۔ [14] ملاحظہ ہو دیوان خوشدل (فارسی) مولانا آزاد لائبریری میں اس کا قلمی نسخہ موجود ہے۔

مدراسی (م۔ ۱۲۶۷ھ) کی شرح اسماء النبی[۱] مولانا باقر بن مرتضیٰ مدراسی (م۔ ۱۲۲۰ھ) کی تنویر البصر و البصیرۃ فی الصلوٰۃ علی النبی البشیر النذیر۔ "النفحۃ العنبریۃ فی مدح خیر البریۃ" اور مدحیہ قصائد کا مجموعہ "العشرۃ الکاملۃ"[۲] مولانا عالم علی مرادآبادی (م۔ ۱۲۵۹ھ) کا رسالہ "فضائل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم"[۳] مولانا عبدالوہاب مدراسی (م۔ ۱۲۸۵ھ) کی "اکمل الوسائل رجال الشمائل"[۴]۔ شیخ علی سجاد پھلواروی (م۔ ۱۲۷۱ھ) کا رسالہ "فضائل النبی" اور رسالہ "فی الصلوٰۃ علی النبی"[۵] اور مولانا ولی اللہ لکھنوی (م۔ ۱۲۷۰ھ) کی "کشف الاسرار فی خصائص سید الابرار"[۶] بھی قابلِ ذکر ہیں۔

قاضی محمد صبغۃ اللہ ابن مولوی محمد غوث مدراسی (م۔ ۱۲۸۰ھ) کی "الاربعین فی معجزات سید المرسلین"، "رسالہ صغری فی السیر والمناقب" "رسالہ کبری فی السیر والمناقب" اور المطالع البدریۃ شرح الکواکب الدریۃ (شرح قصیدہ بردہ للبوصیری)[۷] مولانا عبدالقادر رام پوری (م۔ ۱۲۶۵ھ) کی شمائل ترمذی پر شرح و تعلیق[۸]۔ سید ہادی بن مہدی لکھنوی (م۔ ۱۲۷۵ھ) کی اثبات النبوۃ[۹] مولوی سید نصیر الدین برہان پوری (م۔ ۱۲۹۳ھ) کی شفاعت کے موضوع پر "ذریعۃ الاستشفاع فی سیر سید المطاع"[۱۰] مولوی قطب الدین دہلوی (م۔ ۱۲۷۹ھ) کی طب نبوی پر الطب النبوی[۱۱] مولوی عبداللہ بن صبغۃ اللہ مدراسی (م۔ ۱۲۸۸ھ) کی "تحفۃ المحبین لمولد حبیب رب العالمین"[۱۲]۔ سید علی کبیر الہ آبادی (م۔ ۱۲۸۵ھ) کی "ضیاء القلوب فی سیر المحبوب"[۱۳] سید ناصر حسین جون پوری (م۔ نامعلوم) کا رسالہ فی مولد النبی[۱۴] مولانا آزاد لائبریری کے سبحان اللہ کلکشن میں ۸۴ ورقی ایک

۱۔ سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۷/۳۰۲ ۲۔ مصدر سابق ۷/۹۲ ۳۔ رحمان علی خاں: مصدر مذکور/ ۲۹۱

۴۔ یوسف کوکن: مصدر مذکور/ ۸۵م۔ سن تصنیف ۱۲۴۲ھ، (ص ۱۹۸)

۵۔ سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۷/۳۳۲ ۶۔ مصدر سابق: ۷/۵۲۷

۷۔ الاربعین میں مصنف ۳۶ احادیث معجزات کی تشریح کر پائے تھے کہ انتقال ہوگیا اور ان کے بیٹے محمد سعید نے اسے مکمل کیا۔ یہ کتاب مدرسۂ محمدیہ مدراس کی لائبریری میں موجود ہے۔ رسالہ صغری ۶۶ صفحات اور ۶ فصول پر مشتمل ہے، جس میں نبی کریمؐ، آپؐ کی ازواج و اولاد، خلفائے راشدین اور ائمہ اثنا عشرہ کی تاریخ وفات کی تحقیق کی گئی ہے۔ رسالہ کبری ۱۸۴ صفحات پر مشتمل ہے، جس میں مذکورہ صدر موضوعات پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو: یوسف کوکن، مصدر مذکور/ ۹۱م تا ۹۳م) ۸۔ رحمان علی خاں: مصدر مذکور/ ۵۸۰۔ نیز عبدالحیٔ: نزہۃ ۷/۲۹۴

۹۔ سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۷/۵۳۰ ۱۰۔ رحمان علی خاں: مصدر مذکور/ ۵۲۱

۱۱۔ رحمان علی خاں: مصدر مذکور/ ۳۹۲ نیز سید عبدالحیٔ: ۷/۳۸۸ ۱۲۔ سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۷/۳۰۱ ۱۳۔ مصدر سابق ۷/۳۲۴
۱۴۔ مصدر سابق ۷/۴۹۴

رسالہ "مولود شریف" کے نام سے اور ایک ۳۶ ورقی رسالہ " در سیرت النبی" کے نام سے موجود ہیں، موخرالذکر کی کتابت ۱۲۷۲ھ میں محمد حسن نامی کاتب نے کی تھی۔ آزاد لائبریری کے عبدالحئی کلکشن میں بھی "مولد النبی الکریم" (اوراق : ۵۹) کے نام سے ایک نامعلوم مصنف کا رسالہ محفوظ ہے۔ اسی کلکشن میں معراج کے موضوع پر "حدیث المعراج" شیخ ظہور بن حیدر انصاری لکھنوی کا ایک رسالہ بھی ہے جس کی کتابت ۱۲۷۹ھ میں ہوئی تھی، غالباً اسی رسالہ کا تذکرہ " الثقافۃ الاسلامیۃ" کے مؤلف نے "مختصر فی المعراج" کے نام سے کیا ہے[۱] محمد خالد علی نے اپنے تحقیقی مقالہ میں ظہور علی فرنگی محلی (م۔۱۲۷۵ھ) کے "الرسالۃ البہیۃ فی معراج النبی علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ" کا تذکرہ کیا ہے[۲] مذکورہ تینوں نام غالباً ایک ہی تصنیف اور ایک مصنف کی ہیں۔ آزاد لائبریری کے حبیب گنج کلکشن میں ۳۷ اوراق پر مشتمل رسالہ " مولد النبی المختار" محفوظ ہے، جس کی کتابت جوہر بن حسین نامی کاتب نے ۱۲۶۶ھ میں کی تھی، اسی دور نگارشات میں شاہ رفیع الدین دہلوی (م۔۱۲۳۳ھ) کا رسالہ "میلاد النبی"،[۳] عبدالحکیم گجراتی (م۔۱۲۷۵ھ) کا رسالہ "فی اثبات المعجزہ"[۴]، عبداللہ مدراسی (م۔۱۲۸۸ھ) کی تحفۃ المحبین لمولد حبیب رب العالمین[۵]۔ عبدالحلیم فرنگی محلی (م۔۱۲۸۵ھ) کی "نورالایمان فی آثار حبیب الرحمٰن"[۶] عبداللہ الہ آبادی (م۔ نامعلوم) "الاعجاز المتین فی معجزات سید المرسلین"۔[۷] کے علاوہ اس صدی کے چند اور اہم مصنفین اور ان کی نگارشات سیرت اس طرح ہیں۔

مولانا باقر آگاہ بن محمد مرتضیٰ بیجاپوری (م۔۱۲۰۲ھ) کی "تنویر البصیرۃ والبصر فی الصلوٰۃ علی النبی بذکر السیر" جو ۱۲ فصول اور ۲۳۶ صفحات پر مشتمل باقر آگاہ کے مدحیہ قصائد کا مجموعہ ہے۔ باقر آگاہ کے مدحیہ قصائد کا ایک دوسرا مجموعہ "النفحۃ العنبریۃ فی الصلوٰۃ علی خیر البریۃ" ۳۱۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں مدح نبی کے علاوہ عبدالقادر جیلانی کی شان میں مدحیہ قصائد بھی شامل ہیں[۸] جنوبی ہند کی ہی ایک اور شخصیت مولوی محمد غوث شرف الملک

۱؎ سید عبدالحئی : ثقافۃ/ ۹۰-۹۱ ۲؎ محمد خالد علی : مصدر مذکور/ ۳/ ۳۲۵

۳؎ رحمان علی خاں : مصدر مذکور/ ۱۹۶ ۴؎ سید عبدالحئی : نزہۃ الخواطر/ ۷/ ۲۲۶ ۵؎ مصدر سابق/ ۷/ ۳۰۱

۶؎ رحمان علی خاں : مصدر مذکور/ ۲۸۴ ۷؎ سید عبدالحئی : نزہۃ الخواطر/ ۷/ ۳۰۶

۸؎ ملاحظہ ہو، یوسف کوکن : مصدر مذکور/ ۲۰۹ تا ۲۱۰

بہادر بن مولوی ناصر الدین (م۔ ۱۲۳۸ھ) کی "بسائم الازہار فی الصلوٰۃ علی سید الابرار" طب نبوی پر مصنف مذکور کی سیوطی کی المنہج السوی کی شرح "ہدایۃ النوی علی المنہج السوی فی الطب النبوی" اور قصیدۂ بانت سعاد کی شرح "نجم الوقاد" بھی اہم ہیں[۱]۔ محمد بہادر علی خاں (م۔ ۱۲۵۳ھ) کی امیر السیر فی حال خیر البشر"[۲]۔ شیخ عبدالقادر بن شیخ محمد نینا المعروف بہ تکیہ صاحب (م۔ ۱۲۶۷ھ) کا "العقیدہ الشفعیۃ فی مدح شافع الجمعیۃ" جو ۲۸ مخمسات اور ۲۸۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ لوگوں میں ان کا یہ قصیدہ خاصا مشہور ہوا تھا اور عقیدت مند ان کو بڑے والہانہ انداز میں پڑھا کرتے تھے[۳]۔ اسی طرح شیخ محی الدین بن شیخ عمر (م۔ ۱۲۹۲/۱۲۹۲ھ) کا طویل قصیدہ "القصیدۃ المحمدیہ ۳۰ مخمسات پر مشتمل[۴]۔ مولانا ولی اللہ بن مولوی غلام محمد برہانپوری سورتی (م۔ ۱۲۰۷ھ) کی "التنبیہات النبویۃ فی سلوک الطریقۃ المصطفویۃ"[۵]۔ مرزا محمد غیاث دہلوی (م۔ ۱۲۲۵ھ) کی تلخیص تاریخ طبری[۶]، سید مرتضیٰ بن محمد بلگرامی زبیدی صاحب تاج العروس (م۔ ۱۲۰۵ھ) کا "العقد المنظم فی امہات النبی" کے نام سے ایک رسالہ[۷]، قاضی ارتضا علی خاں گوپاموی (م۔ ۱۲۷۰ھ) کی فارسی تصنیف "تنبیہ الغفول فی اثبات اسلام آباء الرسول" کا اسی نام سے عربی ترجمہ[۸]۔ مولوی ابومحمد قلندر علی زبیدی پانی پتی (م۔) کا ایک ۳۲ صفحات پر مشتمل مطبوعہ نسخہ (مطبع ناصری ۱۲۸۱ھ) "نور العین فی ذکر مولد النبی وشہادۃ الحسین" جو رضا لائبریری رام پور میں محفوظ ہے۔ اس رسالہ کے بین السطور میں

---

[۱] بسائم الازہار کا سن تصنیف ۱۲۰۴ھ ہے جو مظہر العجائب پریس، مدراس سے ۱۲۷۰ھ میں شائع ہوئی۔ ہدایۃ النوی (۳۸۴) اور نجم الوقاد (۲۶) صفحات پر مشتمل ہیں، ملاحظہ ہو، یوسف کوکن مصدر مذکور/ ۳۱۵ / ۳۱۶

[۲] اس کا قلمی نسخہ رضا لائبریری، رام پور میں موجود ہے۔ دیکھئے، زبید احمد: مصدر مذکور / ۳۹۴

[۳] یوسف کوکن: مصدر مذکور/ ۵۴۴ [۴] مصدر سابق / ۶۰۴

[۵] رحمان علی خاں: مصدر مذکور/ ۵۵۵، نیز سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۷/ ۵۲۸

[۶] ملاحظہ ہو، پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی: "ہندوستان میں عربی سیرت نگاری آغاز وارتقاء" مضمون (تحقیقات اسلامی، علی گڑھ شمارہ ۴ ج ۳/ ص/ ۳۶۹ - ۳۸۱۔

[۷] سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۷/ ۷۴۔

[۸] تنبیہ الغفول کا یہ عربی ترجمہ قاضی صاحب کے کسی شاگرد نے کیا تھا جو راقم کے پاس محفوظ ہے۔

اس کا اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔

اس صدی کی اہم ترین کتب سیرت میں مولوی کرامت علی بن فاضل محمد حیات علی اسرائیلی شافعی دہلوی (م - ۱۲۷۷ھ) کی "السیرۃ المحمدیۃ" کو شمار کیا جاتا ہے۔ ۶۰۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب کو نظام حیدرآباد کی زیر سرپرستی ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے قبل تالیف کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر زبید احمد نے اس کتاب کی قدر و قیمت کو واضح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کی تالیف کرتے وقت مصنف نے تمام روایات و واقعات کو جانچنے اور پرکھنے میں بڑی محنت کی ہے۔ جدید معیار تحقیق کے مطابق اس کو تنقیدی تصنیف نہیں کہا جا سکتا تاہم اس میں وہ احادیث موجود نہیں جن کو علماء غیر صحیح تصور کرتے ہیں۔ اختلافی امور پر بحث کرتے ہوئے مصنف نے خود اپنی تنقیدی صلاحیت اور قوت فیصلہ سے کام لیا ہے۔ وہ مزید لکھتے ہیں.... "سیرت رسول پر القسطلانی (م ۹۲۹ھ) کی تصنیف "المواہب اللدنیۃ" مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے غالباً سب سے اہم ہے۔ لیکن صحت اور معیار تنقید کے اعتبار سے "السیرۃ المحمدیۃ" کو اس پر بھی فوقیت حاصل ہے"۔ اس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانۂ آصفیہ، حیدرآباد میں موجود ہے[1]۔ مؤلف معجم المطبوعات کی تحقیق کی رو سے یہ کتاب نورالدین علی بن ابراہیم حلبی (علی بن برہان الدین) (م - ۱۰۴۴ھ) کی السیرۃ الحلبیۃ" کی تلخیص ہے اور اس پر کچھ اضافہ ہے۔ بمبئی سے (بلا تاریخ) تقریباً ۱۲۷۰ھ میں (ضخامت ۵۹۱ صفحات) شائع ہوئی[2]۔ یہی تحقیق صلاح الدین المنجد کی ہے، جنھوں نے اس کتاب کا پورا نام "السیرۃ العطرۃ: محمد خاتم الرسل" لکھا ہے[3]۔ مصنف مذکور کی ایک اور تصنیف "ذیل السیرۃ" ہے۔ مذکورہ دونوں کتابیں آصفیہ میں موجود ہیں[4]۔

ڈاکٹر لیسین مظہر صدیقی نے اپنے مقالہ میں قاضی علی بن احمد گوپاموی (م - ۱۲۷۰ھ) جو قاضی ارتضار علی خاں خوشنود گوپاموی کے نام سے مشہور ہیں، کی شرح قصیدۂ بردہ کو عربی شرح شمار کیا ہے[5]۔

---

[1] ڈاکٹر زبید احمد: مصدر مذکور/۱۸۶ و۳۹۳، عبدالحیٔ: ثقافۃ/۹۱، نزہتہ ۷/۳۹۶ [2] معجم/۸۹۰

[3] پروفیسر محمد لیسین مظہر صدیقی، حوالۂ مذکور/۱۹ [4] زبید احمد: مصدر مذکور/۳۹۳

[5] تحقیقات اسلامی علی گڑھ ج/۳ ش/۴

لیکن قاضی صاحب کی یہ شرح "مراصد ارتضیہ فی شرح الکواکب المضیئۃ" فارسی میں ہے[۴۹] اسی طرح مولوی کفایت اللہ مراد آبادی (م- ۱۲۷۳ھ) کی شرح شمائل عربی میں نہیں بلکہ اردو میں ہے[۴۹] اور سلام اللہ دہلوی (م- ۱۲۲۹ھ یا ۱۲۳۳ھ) کی شرح شمائل عربی میں نہیں بلکہ فارسی میں ہے[۵۰]

چودھویں صدی ہجری میں سیرت نبوی پر قابل قدر اور وقیع کام ہوا ہے، اس دور کے اہم سیرت نگار اور ان کی کاوشیں حسب ذیل ہیں۔

نواب صدیق حسن خاں قنوجی ثم بھوپالی (م- ۱۳۰۷ھ) کی "الکلمۃ العنبریۃ فی مدح خیرالبریۃ"[۵۱]، مولانا ابوبکر بن محمد جونپوری (م- ۱۳۵۹ھ) کی "سیرت الرسول"[۵۲]، شیخ احمد بن صبغۃ اللہ مدراسی (م- ۱۳۰۷ھ) کی تاریخ احمدی"[۵۳] مولانا عبدالرحیم دہلوی (م- ۱۳۰۵ھ) کی "رحمۃ الرحیم فی ذکر النبی الکریم"[۵۴] قاضی عبیداللہ بن صبغۃ اللہ مدراسی (م- ۱۳۴۶ھ) کی سیرت پر ایک کتاب[۵۵]۔ مولانا حسن شاہ رامپوری (م- ۱۳۱۷ھ) کی ترتیب اشعار سیرۃ النبی لابن ہشام اور نامکمل قصائد کی تکمیل[۵۶]، احمد عبدالقادر کوکنی (م- ۱۳۲۰ھ) کا مدحیہ قصیدہ[۵۷] مولانا طلحہ بن محمد ٹونکی حسنی (م- ۱۳۹۰ھ) کی عہد نبوی اور عہد صحابہ کے تمدن پر ایک وقیع علمی تصنیف[۵۸] محمد اسماعیل مدراسی ندوی کا مولانا شبلی نعمانی (م-۱۳۳۲ھ) کی سیرت النبی کا عربی زبان میں ترجمہ[۶۰]، مولانا شبلی نعمانی (م- ۱۳۳۲ھ) کا "تاریخ بدء الاسلام" کے نام سے ۴۵ صفحات کا رسالہ جو مختصر انداز میں سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے، مولانا محمد ناظم ندوی کا علامہ سید سلیمان ندوی (م-۱۳۷۳ھ) کے خطبات مدراس کا عربی ترجمہ

---

[۵۱] نزہۃ ۷/۳۹۹ ثقافۃ/۹۲

[۵۲] تذکرہ علماء ہند/۲۱۹۔ [۵۳] محمد مستقیم سلفی: جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات /۵۲۵، جامعۃ سلفیہ، بنارس ۱۹۹۲ء تراجم علماء حدیث کے مؤلف ابویحیٰی امام خاں نوشہروی نے نواب صاحب کی "الشمامۃ العنبریۃ فی مولد خیرالبریۃ" کو بھی عربی تصنیف لکھا ہے جبکہ یہ اردو میں ہے۔

[۵۴] سید عبدالحی: نزہۃ الخواطر ۸/۷ [۵۵] مصدر سابق ۸/۲۱

[۵۶] مصدر سابق ۸/۲۵۰ [۵۷] مصدر سابق ۸/۳۰۱

[۵۸] ملاحظہ ہو، پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی "ہندوستان میں عربی سیرت نگاری آغاز و ارتقاء"، مضمون تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، اکتوبر، دسمبر ۱۹۸۷ء ۳/۳۷۹ [۵۹] سید عبدالحی: نزہۃ الخواطر ۸/۲۳ تا ۲۴ [۶۰] ایضاً ۸/۲۰۳ [۶۱] پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی، حوالہ مذکور/۳۷۹

"الرسالۃ المحمدیۃ"، مولانا محمد زکریا کاندھلوی (م ۔ ۱۴۰۲ھ) کی "حجۃ الوداع وعمرات النبی" جس میں سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اہم گوشہ پر روشنی ڈالی گئی ہے ۔ مولانا کاندھلوی کی ہی "تلخیص ما وقع بعد الہجرۃ من الاحداث الکبیرۃ" اور چند رسالے " انکحتہ صلی اللہ علیہ وسلم (صفحات ۲۳) وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" (صفحات ۱۱۳) اور رسالہ " المعراج" (صفحات ۱۲) مکتبہ شیخ سہارنپور میں محفوظ ہیں[1]۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی کی "مجموعۃ الوثائق السیاسیۃ للعہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ" عہد نبوی اور عہد خلفائے راشدین کی سیاسی دستاویزات پر ایک عمدہ تحقیقی کام ہے[2]۔ اسی طرح محمد عبد الواحد غازیپوری (م ۔ ۱۳۴۳ھ) کی "تحفۃ الاتقیہ" فی فضائل سید الانبیاد اور "حاشیہ علی تحفۃ الاتقیاد"[3]۔ مولوی رضی الدین ابو الخیر محمد عبد المجید (م ۔) کی " المرتجی بالقبول خدمۃ قدم الرسولؐ" (صفحات ۱۲۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کے بیان میں ہے ۔ اس کا قلمی نسخہ رضا لائبریری، رام پور میں محفوظ ہے، جس کے آخر میں مصنف مذکور کا ایک نعتیہ رسالہ " التحفۃ المجید فی نعت الرسول الحمید" بھی منسلک ہے ۔ التحفۃ المجید (صفحات ۱۰) کا ایک دوسرا نسخہ علٰحدہ سے بھی رضا لائبریری، رام پور میں محفوظ ہے جس میں حلیۃ رسولؐ بیان کیا گیا ہے اور بین السطور میں اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔

محمد خیر اللہ (م ۔ نامعلوم) کی "خیر الحقائق" (طبع حیدر آباد بدون تاریخ) محمد بن سعید (م ۔ نامعلوم) کی " الفتوحات الاحمدیۃ" (طبع دہلی ۱۳۰۳ھ) اور "خلاصۃ سیر سید البشر" (طبع دہلی ۱۳۴۳ھ) نیز محمد ناصر کی "جرعۃ العرب فی مدح سید العرب" (طبع دہلی بدون تاریخ) آزاد لائبریری کے حبیب گنج کلکشن میں محفوظ ہیں۔ اس طرح اس لائبریری کے سبحان اللہ کلکشن میں غلام احمد مشہور کی کتاب "سید البشر" کا قلمی نسخہ (اوراق ۳۳۲) موجود ہے، جس کی کتابت محمد حفیظ نامی کاتب نے کی تھی ۔ مولانا آزاد لائبریری میں ہی ایک نامعلوم مصنف کا ۲۸ ورقی رسالہ "خلاصۃ سیر النبی سید البشر" موجود ہے ۔ جس کی کتابت ۱۳۰۹ھ میں محمد نور الحسن کاندھلوی نے کی تھی، جنوبی ہند کی مشہور شخصیت سید محمد بن احمد المعروف بہ عالم صاحب (م ۔ ۱۳۱۶ھ) کی منظوم کاوش "منحۃ السرندیب فی مولد الحبیب"[4]

---

[1] محمد خالد علی: مصدر مذکور ۵/ ۷۰، ۳/ ۳۳۵ تا ۳۳۹، حجۃ الوداع وعمرات النبیؐ، لکھنؤ سے ۱۹۷۱ میں شائع ہوئی۔ (صفحات ۳۰۶) [2] مصدر سابق ۳/ ۲۸۵ [3] محمد خالد علی : مصدر مذکور ۳/ ۳۲۷ و ۳۲۸، تحفۃ الاتقیا (صفحات ۲۵۴) مع حاشیہ دہلی سے ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۴ء میں شائع ہوئی۔ [4] یوسف کوکن : مصدر مذکور ۵۲۳

اور مفتی محمود بن قاضی بدر الدولہ مدراسی (م۔۱۳۴۵ھ) کا "المقامۃ البدریۃ فی میلاد خیر البریۃ" (صفحات ۲۶) قابلِ ذکر ہیں[۱]۔ ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم مدرس مدرسۂ محمدیہ دہلی کا مرتب کردہ تاریخ طبری کا "خلاصۃ السیر فی احوال سید البشر" (۲۴ فصول اور ۴۵ صفحات پر مشتمل) ایک اچھی کوشش ہے۔ محمد یوسف کاندھلوی کی "حیاۃ الصحابہ" کی جلد اول (طبع حیدرآباد ۱۹۶۰ء) میں سیرت نبوی پر خاصا اہم مواد موجود ہے۔ ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری کا قاضی سلیمان منصورپوری کی "رحمۃ للعالمین" کا اسی نام سے عربی ترجمہ (۳ مجلدات، صفحات ۱۳۳۳، طبع بمبئی ۱۴۱۰ھ)، ابو المکرم سلفی کی "تہذیب وتلخیص دلائل النبوۃ للاصبہانی"[۲]، صفی الرحمٰن مبارک پوری کے سیرت کے موضوع پر دو مقالات کا مجموعہ "مقالات سیرت" جن میں اختصار کے ساتھ سیرت نبوی کے اکثر پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے[۳]۔ ان کی وہ مشہور کتاب جسے رابطہ عالم اسلامی نے اول انعام کا مستحق قرار دیا تھا "الرحیق المختوم" اپنے موضوع پر ایک جامع، دقیع اور معیاری تصنیف ہے۔ اس کی افادیت کے پیش نظر اس کا اردو ترجمہ بھی منظر عام پر آچکا ہے۔ اسی صدی کی کتب سیرت میں محمد علی اکرم آروی (۱۳۴۴ھ) کی "الخطب المصطفویۃ" (صفحات ۷۲، طبع کلکتہ ۱۳۱۳ھ)[۴] نیز "اللؤلؤ والمرجان فی اسمائی الانس والجان"، جس کا قلمی نسخہ زاویۂ مجیبیہ، پھلواری شریف میں محفوظ ہے[۵]، برکت اللہ فرنگی محلی (م۔۱۳۴۳ھ) کی شرح شمائل النبی للترمذی (طبع کانپور ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء)[۶]۔ اشفاق الرحمٰن کاندھلوی (م۔۱۳۷۷ھ) کی شرح شمائل النبی للترمذی[۷]۔ عبدالاول صدیقی جونپوری (م۔۱۳۳۹ھ) کی "انجاح السؤل بذکر شیب الرسول" (صفحات ۱۴، طبع لکھنؤ ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۲ء)[۸]۔ عبیداللہ بن عبدالقدیر بلیاوی (م۔۱۴۰۸ھ) کی "الدلائل للسنن العادیہ"[۹] اور نیاز احمد میواتی (ولادت ۱۳۲۹ھ) کی "عمدۃ اللبیب شرح شیم الحبیب لالٰہی بخش کاندھلوی" (طبع نوح ضلع گوڑگاؤں ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء) قابل ذکر ہیں[۱۰]۔

۱؎ مصدر سابق/۵۴۶

۲؎ محمد مستقیم سلفی: مصدر مذکور/۵۳۷

۳؎ مصدر سابق/۵۴۲

۴؎ معجم المطبوعات ۲/۱۶۸۳

۵؎ محمد خالد علی: مصدر مذکور/۲/۲۳۳

۶؎ مصدر سابق/۲/۲۳۱

۷؎ مصدر سابق/۲/۲۳۴

۸؎ مصدر سابق/۳/۳۲۰

۹؎ مصدر سابق/۲/۳۴۰

۱۰؎ مصدر سابق/۳۰/۳۴۳

اور آخر میں اس صدی کی عظیم علمی شخصیت حضرت علامہ ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی "السیرۃ النبویۃ" جو ہندوستانی سیرت نگاری میں منفرد و ممتاز حیثیت کی حامل ہے، اپنی علمیت و جامعیت، اسلوب بیان، اور سلاست و روانی میں بے نظیر ہے جس میں علمی پہلوؤں کو کردار سازی کے پہلوؤں سے ہم آہنگ کرنے کی بڑی خوبصورت کوشش کی گئی ہے۔ اس وقیع تصنیف کو علمی دنیا میں زبردست مقبولیت حاصل ہوئی، اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۷ء میں قاہرہ سے منظر عام پر آیا، اس کے بعد سے ۱۹۸۷ء تک اس کے ۶ ایڈیشن اور شائع ہوئے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس کے اُن ترجموں سے بھی ہوتا ہے جو اردو، ہندی، انگریزی، ترکی اور انڈونیشی زبانوں میں کئے گئے ہیں۔

یہ ہے ہندوستان میں عربی سیرت نگاری کا ایک مختصر جائزہ، جس سے مجموعی طور پر اس موضوع سے ہندوستانی علماء، وادباء کی والہانہ وابستگی کا اندازہ ہوتا ہے اور اس وابستگی کے طفیل ہم دیکھتے ہیں کہ سیرت نبویؐ نیز اس کے متعدد پہلوؤں پر مستقل منثور و منظوم کاوشوں کے پہلو بہ پہلو ہندوستان کے فارسی اور اردو شعراء نے بھی حتی الوسع عربی میں مدحیہ قصائد نظم کرنے کا التزام کیا۔ چنانچہ عمومی طور پر فارسی شعراء کے دواوین کے آغاز میں چند عربی حمدیہ ونعتیہ قصائد شامل کرنا گویا اسی طرح علمی اقدار اور ادبی وتہذیبی روایات میں شمار ہوتا رہا ہے جس طرح علماء کے یہاں نثری کاوش کا آغاز حمد وصلوٰۃ سے کرنے کا التزام ملتا ہے۔

ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی کی ایک اہم کتاب

ایمان وعمل کا قرآنی تصوّر

الطاف احمد اعظمی

○ ایمان وعمل کے مروجہ تصور کی کمزوریوں کی نشان دہی کرتی ہے۔ ○ قرآن وسنت کے نقطۂ نظر کی مدلل اور دلنشیں تشریح کرتی ہے۔ ○ ایمان وعمل کے تقاضے اور دنیا اور آخرت میں کامیابی کی راہ واضح کرتی ہے۔

آفسٹ کی طباعت۔ خوبصورت سرورق۔ صفحات ۲۸۰ قیمت ۲۵ روپئے لائبریری ایڈیشن ۳۰ روپئے

ملنے کا پتا: ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی۔ پان والی کوٹھی۔ دودھ پور۔ علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲